بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۲ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

الفضل

روزنامہ — قادیان

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۳ | ۸ ماہ ہجرت ۱۳۲۴ ہش | ۲۵ جمادی الاول ۱۳۶۴ھ | ۸ مئی ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۰۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ ماہ ہجرت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۴ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ حضور نماز مغرب کے بعد مجلس میں رونق افروز رہے۔ اور حقائق و معارف بیان فرماتے رہے

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بفضل خدا اچھی ہے فالحمد للہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی عام طبیعت آج خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے لیکن ہاتھ میں ابھی کچھ درد ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

آج بعد نماز عصر مسجد اقصےٰ میں مکرم مولوی خیر الدین صاحب سیکھوانی نے مجلس خدام الاحمدیہ دینیات کلاس کے لئے "ذکر حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے حالات سنائے ؂

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۵ جمادی الاول ۱۳۶۴ھ

ساری دُنیا یقیناً مسلمان ہوگی ــــ مگر کس طرح؟

(از ایڈیٹر)

ایک دو مسلمان اخبارات میں "ساری دُنیا مسلمان ہوگی" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہُوا ہے۔ عنوان دیکھ کر ہمیں یہ معلوم کرنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ کہ وُہ مسلمان جن کے وہم وگمان میں بھی کبھی اشاعت اسلام کے فرض کی ادائیگی کا خیال نہیں آتا۔ اور جن کی عملی حالت اسلامی تعلیم کے اس قدر مغائر واقع ہوئی ہے۔ کہ ان کو اسلام سے کوئی نسبت ہی معلوم نہیں ہوتی وہ کس بناء پر یہ کہہ رہے ہیں کہ "ساری دُنیا مسلمان ہوگی"۔ اس خواہش کے پیش نظر جب مضمون کا مطالعہ کیا گیا۔ تو معلوم ہُوا کہ اس مضمون میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ ویدوں نے منوجی نے۔ افلاطوں نے۔ اور یورپین آریوں نے چھوت چھات اور ذات پات کی لعنت کو دنیا میں رائج کر کے انسانی طبقوں میں جو تفریق پیدا کر دی تھی۔ اسے اسلام نے دُور کر کے سب انسانوں کو مساوی قرار دے دیا ہے چنانچہ لکھا ہے۔

"حقیقت یہ ہے کہ انسانیت ہزار ہا سال سے چھوت چھات سے تباہ حال اور پراگندہ تھی۔ اور تقسیم و تفریق کے جہنم میں پڑی ہوئی تھی۔ کہ یکایک اسلام آیا۔ اور اس نے امر الٰہی کا اعلان کیا۔ انسانوں کو مخدوم اور مخلوق کو خادم بنایا۔ بنی آدم کو افضل واشرف بنایا۔ باقی ہر شے کو اس کے سامنے زیردست رکھا۔ سارے انسانوں کی برادری کا اعلان کیا۔ مساوات تمام دنیا کے لئے قانون قرار دیا۔ انسانیت کو مذہب کی بنیاد میں داخل فرمایا۔ اور اس دنیا کے تمام انسانوں کا وطن اکبر بنایا۔ آفتاب نکلا افق سے ابھرا انسانوں کے سروں پر آگیا۔ سب نے دیکھا۔ اور سب دیکھ رہے ہیں۔ کوئی مذہب کوئی سوسائٹی کوئی طبقہ کوئی ذات اور کوئی فرد ایسا نہیں جس کے دل تک اس کی روشنی نہ پہونچی ہو۔ اور جس کے دماغ کو اس کی کرنوں نے جلا نہ دی ہو۔ اور جن کے سینے کو اس کی سچائی کی روشنی نے روشن نہ کیا ہو۔ مگر زبانیں ہیں کہ اتنی بات کہنے کو تیار نہیں۔ کہ آفتاب نکلا۔ اور اس کے عرش تجلی سے مومن کا دل اور کافر کی نگاہیں روشن ہیں"

یہ سب کچھ درست ہے بے شک اسلام نے سارے انسانوں کی برابری کا اعلان کیا۔ مساوات کو تمام دُنیا کے لئے قانون قرار دیا۔ انسانیت کو مذہب کی بنیاد میں داخل فرمایا۔ لیکن یہ بات ہماری سمجھ میں نہ آئی۔ کہ اب کیونکر ساری دنیا مسلمان ہوگی۔ خاص کر اس صورت میں جبکہ ساتھ ہی یہ بھی تسلیم کر لیا گیا ہے۔ کہ مخالفین اسلام کی زبانیں اتنی بات کہنے پر بھی تیار نہیں۔ کہ مساوات کا آفتاب اسلام میں نکلا۔

ساری دنیا کے مسلمان ہو جانے کے متعلق ایک بات اور پیش کی گئی ہے۔ اور وُہ یہ کہ "جب حضور (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم) نے دنیا کو اپنے ان کلموں سے سرفراز فرمایا۔ اس وقت مسلمان ایک لاکھ کے قریب تھے۔ آج ایک لاکھ دو لاکھ دس بیس لاکھ نہیں ستر کروڑ ہیں۔ دُنیا کے ہر ملک میں مسلمان موجود ہیں۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ وہ دن جلد آئیگا۔ جب اونچی ذات والے ایشیائی آریہ اور یورپین آریہ دونوں انسانیت کے معنے سمجھیں گے"۔

اس بناء پر ساری دنیا کے مسلمان ہونے کی توقع رکھنا۔ اور اس کا اعلان بھی کر دینا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب دنیا میں اسلامی مساوات کا اعلان کیا۔ تو اس وقت مسلمان ایک لاکھ کے قریب تھے۔ لیکن اب ستر کروڑ۔ اس لئے کوئی وقت ایسا آجائے گا۔ کہ ساری کی ساری دنیا خود بخود مسلمان ہو جائیگی۔ یہ امید موہوم ہے۔ اور غالباً یہ خیالی پلاؤ پکانے والے کو اتنا بھی معلوم نہیں۔ کہ اس وقت ساری دنیا میں کتنے کروڑ انسان بستے ہیں۔ اور وہ اسلام سے کس قدر دُور اور نفور ہیں۔ اگر اسلام کو قرون اولےٰ میں صرف اس لئے ترقی حاصل ہوئی ہوتی۔ کہ اسلام نے چھوت چھات اور ذات پات کو لعنت قرار دے کر ساری دنیا میں مساوات قائم کر دی تھی۔ تو اب بھی کہا جا سکتا تھا۔ کہ دنیا اسی وجہ سے اور اسی طرح مسلمان ہو جائیگی۔ لیکن اگر اسلام کے ترقی کرنے اور دنیا میں پھیلنے میں مساوات کے علاوہ اور بھی بہت سی باتوں کا دخل تھا۔ اور یقیناً تھا۔ تو پھر ضروری ہے۔ کہ اسلام کی وہ خوبیاں بھی دنیا کے سامنے پیش کی جائیں۔ اور پورے جوش و اخلاص کے ساتھ پیش کی جائیں۔ اور پھر توقع رکھی جائے۔ کہ ساری دنیا مسلمان ہوگی۔ لیکن افسوس کہ مسلمان دنیا میں اسلام کی خوبیاں پیش کرنے اور دُوسرے مذاہب کے لوگوں تک اسلام کی حقیقی تعلیم پہونچانے سے بالکل غافل اور لاپرواہ ہیں۔ اور اس لئے غافل ہیں۔ کہ خود اسلام کی حقیقت۔ اس کی خوبیوں اور اس کے پاکیزہ اثرات سے بالکل ناواقف ہیں۔ وُہ مسلمان اس لئے نہیں کہلاتے۔ کہ اسلام نے دنیا میں جو تعلیم پیش کی ہے۔ اس سے وُہ پُوری طرح واقف ہیں۔ اور اس پر عمل پیرا ہیں۔ بلکہ صرف اس لئے کہ مُسلمانوں کے گھروں میں پیدا ہوئے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ان میں اسلامی مساوات کا بھی شائبہ تک نہیں پایا جاتا ؂

پس جب مُسلمان کہلانے والوں کی اپنی حالت یہ ہے۔ کہ نہ وُہ اسلامی تعلیم سے واقف ہیں۔ اور نہ اسلامی تعلیم کے مُطابق ان کے اعمال ہیں۔ تو پھر ان کے نزدیک ساری دُنیا میں اسلام پھیل جانے کی صُورت ہی کیا ہو سکتی ہے۔ کیا قرون اولےٰ

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر: غلام نبی

کے مسلمان اسی قسم کے تھے۔ جس قسم کے آجکل کے مسلمان ہیں۔ کیا وہ صرف یہی اعلان کرتے پھرتے تھے۔ کہ اسلام میں مساوات کا سورج نکل آیا۔ اور لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہوتے جاتے تھے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو اب صرف مساوات کا اعلان کر دینے اور خود اس پر بھی عمل نہ کرنے بلکہ نہایت بے دردی کے ساتھ اس کی مٹی پلید کرنے والے مسلمان کس بنا پر توقع رکھ سکتے ہیں۔ کہ ساری دنیا مسلمان ہو جائیگی؟۔ افسوس ہے ان لوگوں پر جو اس قسم کی بے سروپا باتیں شائع کر کے مسلمانوں کو جو پہلے ہی اشاعت اسلام اور تبلیغ اسلام سے بالکل غافل ہیں۔ اور اسلامی تعلیم کے لحاظ سے بالکل بے عمل اور زیادہ غافل اور بے عمل بنائے جا رہے ہیں۔

مضمون لمبا ہو گیا۔ اس لئے یہ پھر بتایا جائیگا۔ کہ ساری دنیا یقیناً مسلمان ہو گی۔ اور کس طرح مسلمان ہو گی۔

یوم پیشوایان مذاہب

۲۰ ہجرت مطابق ۲۰ مئی ۱۹۴۵ء بروز اتوار یوم پیشوایان مذاہب مقرر کیا گیا ہے۔ تمام جماعتیں اس دن اپنی اپنی جگہ پبلک جلسے منعقد کریں اور جملہ پیشوایان مذاہب جو اسلامی نقطہ نظر کے ماتحت پیشوا کہلا سکتے ہیں۔ ان کی سیرت۔ تعلیم وغیرہ سے متعلق لیکچرز کرائے جائیں احباب ابھی سے اس کی تیاری شروع کر دیں۔ (نظارت دعوت و تبلیغ)

جماعت احمدیہ سے خطاب

حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ "ہمیں ضرورت ہے مڈل پاس طالب علموں کی جو ہر سال مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوں اور اتنی کثرت سے داخل ہو کر مبلغین کی تعداد کو بڑھائیں کہ چند سالوں میں سینکڑوں اور ہزاروں مبلغ تیار ہو جائیں"۔

پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "کم از کم ایک سو طالب علم مدرسہ احمدیہ میں ہر سال داخل ہو"۔

اسوقت تک کوئی ~~بتیس~~ تنتیس [۳۲ / ۳۳] طالب علم داخل ہوئے ہیں۔ کیا اس رفتار سے سینکڑوں ہزاروں مبلغ طیار ہو سکینگے۔ خوش قسمت ہوں گے وہ لوگ جو اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس کے قدم کے ساتھ اپنا قدم ملاتے ہوئے اور اس کی رفتار کے ساتھ اپنی رفتار کو تیز کرتے ہوئے چلینگے ورنہ ہمارے امام کے متعلق تو حق تعالیٰ نے فرما دیا ہے کہ وہ جلدی جلدی بڑھیگا اور منازل ترقی تیزی سے طے کریگا۔ سو مبارک وہ ہیں جو اپنے مال اور اولاد کی قربانی کرتے ہوئے اس تیزی سے اس کے ساتھ چلینگے جس کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ دوست جلد سے جلد اپنے مڈل پاس بچوں کو مدرسہ احمدیہ میں داخل فرما کر اپنے پیارے امام کی آواز پر صحیح معنوں میں لبیک کہیں۔ مدرسہ کی پڑھائی شروع ہو گئی ہے جلد طلبہ کو بھیجدیا جائے۔

(عبد الرحمن ہیڈ ماسٹر)

تیر و تفنگ کی جنگ اختتام پر ہے۔ براہین و دلائل کی جنگ کے لئے بھرتی درکار ہے

دیہاتی احمدی نوجوان جنکی تعلیم مڈل تک ہے دین کی تعلیم حاصل کر کے مبلغ سلسلہ بننے کیلئے اپنی زندگیاں وقف کریں (ناظر دعوت و تبلیغ)

تقرر سکریٹریان مال

آئندہ کے لئے شیخ غلام احمد صاحب کی جگہ شیخ منور الدین صاحب کو سکرٹری مال جماعت احمدیہ صدر گوگیرہ۔ اور ماسٹر خیر الدین صاحب کی جگہ ماسٹر فضل الہیٰ صاحب وزیر آبادی کو سکرٹری مال محلہ دار الفضل قادیان مقرر کیا جاتا ہے۔ (ناظر بیت المال)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

۴ مئی بعد نماز مغرب

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے سفر یورپ کے دوران میں مسولینی سے ملاقات کرنے کا ذکر فرمایا۔ حضور نے فرمایا۔ مسولینی باوجود اس قدر سخت معروفیت کے کہ انگریزی سفیر سے ملاقات کرنے سے انکار کر چکا تھا۔ جب میں نے ملاقات کے لئے لکھوایا۔ تو اس نے فوراً وقت مقرر کر دیا۔ اور کافی دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ یورپ کے طرز تمدن کے لحاظ سے اس کی بہت سادہ زندگی نظر آئی۔ جہاں اس نے ملاقات کی۔ وہ جگہ بہت سادہ تھی۔ دوران گفتگو میں اس نے یہاں تک کہا تھا۔ کہ آپ بیشک اپنے مبلغین ہمارے ملک میں اور ہمارے مقبوضات میں بھیجیں۔ ان کو اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے کی کھلی آزادی ہو گی۔

حضور نے فرمایا۔ الفضل میں مسولینی کی موت کا جس رنگ میں ذکر کیا گیا ہے۔ وہ مناسب نہیں تھا۔ غلطیاں ہر انسان سے ہو جاتی ہیں۔ مسولینی سے بھی غلطی ہوئی۔ کہ خواہ مخواہ اس جنگ میں کود پڑا۔ مگر اپنے ملک کے لوگوں پر اس کے اتنے بڑے احسانات تھے۔ کہ ان کو دیکھتے ہوئے اس سے جو سلوک کیا گیا ہے۔ وہ نہایت ہی کمینہ اور قابل مذمت ہے۔ مسولینی نے تھوڑے سے عرصہ میں ایک گری ہوئی قوم کو ترقی کے اعلےٰ درجہ پر پہنچا دیا۔ اس نے ایک بہت بڑے علاقہ کو جو دلدلی تھا۔ کھیتی باڑی کے قابل بنانے کے لئے بڑی کوشش کی۔ خود بھی کام کرتا رہا۔ اور لاکھوں من غلہ پیدا کر کے اس علاقہ کے لوگوں کو دیا۔

غرض مسولینی کی قوم اس کے احسانات سے کبھی سبکدوش نہیں ہو سکتی تھی۔ مگر اس نے اس کے ساتھ نہایت ہی قابل شرم سلوک کیا۔

۶ مئی بعد نماز مغرب

ایک صاحب کے عرض کرنے پر کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہام کا کہ "زار روس کا سونٹا میرے ہاتھ میں آ گیا ہے"۔ کیا مطلب ہے۔ حضور نے فرمایا:۔ اس کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ وہ طاقت اور قوت جو زار روس کو حاصل تھی۔ وہ خدا تعالیٰ احمدیت کو عطا کریگا۔ اور احمدیت کو حکومت میں غلبہ حاصل ہو گا۔ دوسرا مفہوم یہ ہے کہ اس میں پیشگوئی ہے کہ یہ ملک جب دہریت کی طرف مائل ہو جائیگا۔ تو خدا تعالیٰ اسے مذہب کی طرف اسی طرح لائیگا۔ جس طرح زار کا دبدبہ اور شان اس پر حاوی تھی۔ اور اس کے ماتحت یہ لوگ رہتے تھے۔

عرض کیا گیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ الہام جس میں خوارزم بادشاہ کے تیر کمان سے شیر مارنے کا ذکر ہے اس کا کیا مطلب ہے۔ فرمایا۔ میں اس کا مطلب یہ سمجھتا ہوں۔ کہ احمدیت کو روس میں غلبہ ایران کے راستہ ہو گا۔ اسی لئے میں نے محمد امین صاحب اور مولوی ظہور حسین صاحب کو جب روس بھیجا۔ تو ایران کے راستہ سے ہی بھیجا تھا۔ اور اس وقت ایران کے ذریعہ روس میں تبلیغ کا رستہ کھولنے کی کوشش کی گئی تھی۔ اب روسی کثرت سے ایران میں آنے لگے ہیں۔ اگر ایران میں ہمارے آدمی ہوں تو وہ روسیوں میں آسانی سے تبلیغ احمدیت کر سکتے ہیں۔ گویا ایران ایسی جگہ ہے کہ وہ روسیوں اور ہمارے درمیان نقطہ اتحاد بن سکتی ہے۔

ایک صاحب نے عرض کیا۔ کیا حضرت یوسف عزیز مصر کے ملازم تھے؟ حضور نے فرمایا۔ قرآن کریم سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ ملازم تھے۔ کیونکہ (۱) انہوں نے کہا۔ میں بادشاہ کے قانون کے بغیر اپنے بھائی پر تصرف نہیں کر سکتا (۲) اپنے تقرر کے لئے بادشاہ سے کہتے ہیں۔ کہ تو مجھے مقرر کر (۳) سرکاری آدمی ان کے ماتحت کام کرتے تھے (۴) شاہی برتن انہوں نے استعمال کئے (۵) سرکاری غلہ میں سے انہوں نے اپنے بھائیوں کو کچھ زیادہ دیا۔ (۶) جب ان کے والد حضرت یعقوب علیہ السلام ان سے ملنے کیلئے گئے۔ تو انہوں نے ان کو بادشاہ کے سامنے پیش کیا۔

یہ سب باتیں ظاہر کرتی ہیں۔ کہ وہ شاہی ملازم تھے۔ آگے یہ کہ وہ تنخواہ لیتے تھے۔ یا ان کے گزارہ کا انتظام تھا۔ یہ الگ بات ہے۔ اس سے ملازم ہونے پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ (غلام نبی)

جنگ یورپ کے ختم ہونیکے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی پیشگوئی

حرف بحرف پوری ہوئی

جس وقت کوئی بندہ اس مقام پر پہنچ جاتا ہے جہاں وہ خود ہی خدا تعالےٰ کی محبت میں سرشار ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ خدا تعالےٰ بھی اس سے ایسی محبت کرتا ہے۔ کہ اسے اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔ تو پھر جہاں اس کا قدم پڑتا ہے اس خاک کو برکت دی جاتی ہے۔ جس گھر میں وہ رہتا ہے اس گھر کو برکت دی جاتی ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں وہ رہتا ہے۔ وہ اس کا گہوارہ بن جاتا ہے۔ اس کی نظر میں وہ نور اور وہ جذب اور وہ کشش بھر دی جاتی ہے۔ کہ جس کی طرف وہ نظر کرم سے دیکھے اس کی عاقبت سنور جاتی ہے۔ اور جس کی طرف وہ غضب و قہر کی نظر سے دیکھے وہ دونوں جہان میں خائب و خاسر رہتا ہے۔ اس کے جسم میں برکت دی جاتی ہے۔ اسکے کپڑوں میں برکت دی جاتی ہے۔ غرضیکہ وہ برکت ہی برکت بن جاتا ہے۔ اس کے کلام میں وہ انقلاب پوشیدہ ہوتا ہے۔ کہ وہ صدیوں تک مختلف تغیرات برپا کرتا رہتا ہے۔ اس کی معمولی سے معمولی کہی ہوئی بات جو وہ اپنے یقین اور وثوق سے دنیا کے مستقبل کے متعلق پیش کرتا ہے۔ گو اس کی بنیاد کسی الہام پر نہ ہو۔ وہ ایک ایسی زبردست پیشگوئی بن جاتی ہے۔ اور ایک زندہ اور عظیم الشان نشان ثابت ہوتی ہے۔ اور اسکے پورا ہو جانے پر دنیا پر یہ روشن ہو جاتا ہے۔ کہ وہ بندہ جس نے آج سے چند سال پہلے بڑے یقین اور وثوق کے ساتھ کہا تھا۔ کہ ایسا ہو کر رہیگا۔ وہ صادق اور راستباز ہے۔ اور جس ہستی کے ساتھ اس کا تعلق ہے۔ وہ ایک عالم الغیب اور قادر ہستی ہے۔ غرض خدا تعالےٰ کی دو عظیم الشان صفات یعنی عالم الغیب ہونا اور قادر ہونا اس وقت دونوں اکٹھی ملکر خدا تعالےٰ کے ساتھ اس بندے کے تعلق اور اسکے قرب کو نمایاں کر دیتی ہیں۔ جس وقت پیشگوئی وقوع میں آجاتی ہے۔

آج سے ۵۹ سال پہلے خدا نے اپنے ایک محبوب بندے کو مخاطب کر کے فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ (تذکرہ صفحہ ۵۹) یعنی اے میرے محبوب بندے تو اس بات کا اعلان کر دے۔ کہ اے لوگو جو دنیا میں بستے ہو۔ سن لو اور دل کے کانوں سے سن لو۔ کہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو۔ اور چاہتے ہو کہ تم خدا کے محبوب بن جاؤ۔ جس کے بعد تم خدا کے در سے دھتکارے نہیں جاؤ گے۔ تو آؤ میری پیروی کرو۔ میری پیروی تمہیں خدا کا محبوب بنا دیگی۔ یہ اعلان کرنے والا خدا کا محبوب حضرت میرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے۔ یہ تھا وہ باپ جو خود بھی خدا کا محبوب تھا۔ اور اس نے اللہ تعالےٰ سے الہام پاکر اپنے ایک بیٹے کے متعلق یہ اعلان فرمایا کہ ؎

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کرونگا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤنگا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

(محمود کی آمین)

وہ بیٹا جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بشارت دی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ہیں۔ جن کو خداوند تعالےٰ نے مصلح موعود قرار دیا۔ خدا تعالےٰ اپنے ایسے محبوب بندوں کے قلوب میں ایسی روشنی اور نور پیدا کر دیتا ہے۔ کہ جو کچھ آئندہ کے متعلق انہیں نظر آتا ہے۔ وہ کوئی اور نہیں دیکھ سکتا اور ان کی زبان پر مستقبل کے متعلق ایسی باتیں جاری فرما دیتا ہے۔ جو حرف بحرف پوری ہوتی ہیں چنانچہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جنگ یورپ کے متعلق آج سے بہت عرصہ قبل جبکہ کوئی انسانی دماغ موجودہ حالات اور قیاسات کی بنا پر یہ خیال بھی نہیں کر سکتا تھا۔ کہ جنگ کب ختم ہوسکیگی حضور نے ۴ ستمبر ۱۹۴۲ء کو خطبہ جمعہ میں فرمایا۔ جہاں تک تو جنگ کا تعلق ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ ۱۹۴۴ء تک یا ہو سکتا ہے۔ ۱۹۴۵ء تک یا اس سے پہلے اگر خدا تعالےٰ چاہے ختم ہو جائیگی۔" (الفضل ۱۲ ستمبر ۱۹۴۲ء)

پھر ۱۸ اگست ۱۹۴۴ء کو خطبہ جمعہ میں حضور اقدس نے فرمایا۔

"آج سے دو تین سال پہلے جبکہ جنگ کا پہلو انگریزوں کے خلاف تھا۔ اسی وقت میں نے اس بات کا اظہار کیا تھا۔ اور بتایا تھا کہ میری رائے میں جنگ ۱۹۴۴ء کے آخر یا ۱۹۴۵ء کے شروع میں ختم ہو جائے گی میں نے جو یہ بات کہی تھی۔ اس کی بنیاد کسی الہام پر نہیں تھی۔ بلکہ اس بات پر تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور میرے الہامات اور جماعت کے بعض اور لوگوں کے الہامات سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ تحریک جدید کا اجراء خاص الٰہی تصرف کے ماتحت ہوا ہے۔ چونکہ تحریک جدید کے پہلے دور کی میعاد ۱۹۴۴ء کے آخر میں ختم ہو جاتی ہے۔ اس لئے میرا خیال تھا۔ کہ اس خدائی فعل کا خاتمہ ضرور کسی اہم مقصد کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اور جس وقت میں نے تحریک جدید شروع کی تھی۔ اس وقت میں نے بتایا تھا۔ کہ چونکہ حکومت کے بعض افسروں نے ہم پر ظلم کئے ہیں۔ اس لئے ان کو ضرور اس ظلم کی سزا ملے گی۔ اور میں نے بیان کیا تھا۔ کہ ہمارے پاس تو ایسے سامان نہیں کہ ہم ان کو سزا دے سکیں۔ لیکن خدا کے پاس ہر قسم کے سامان ہیں۔ وہ ضرور انکو ان کے ظلم کی سزا دیگا۔ یہ بات میرے ۱۹۳۴ء اور اسکے بعد کے خطبات میں موجود ہے۔ جس کے ماتحت انگریزوں کا جنگ میں حصہ لینا مقدر تھا۔ میں نے قبل از وقت کہہ دیا تھا۔ کہ گو آخر میں فتح انگریزوں کے لئے مقدر ہے مگر حکومت کی طرف سے ہمارے ساتھ انصاف کرنے میں جو کوتاہیاں ہوئی ہیں۔ ان کی سزا ان کو ضرور ملیگی۔ چنانچہ جنگ میں بے شک ان کو فتح تو ہو جائیگی۔ لیکن انکے لاکھوں آدمی مارے گئے ہیں اور کروڑوں کروڑ روپیہ خرچ ہو گیا ہے۔ پس انگریزوں کو فتح گو حاصل ہو جائیگی۔ مگر مالی لحاظ سے وہ کچلے جائینگے۔ اور ان کے لئے جنگ کے بعد سر اٹھانا مشکل ہوگا۔ دراصل جنگ کے بعد مالی لحاظ سے انگریز امریکنوں کے ہاتھ میں ہیں اور ان کی حالت اقتصادی طور پر جنگ کے بعد چند سالوں تک امریکہ کے مقابل ایک ماتحت کی سی رہ جائیگی۔ ... بہرحال تحریک جدید کا اجرا جن اغراض کے ماتحت الٰہی تصرف سے ہوا تھا۔ ان کی وجہ سے میں سمجھتا تھا۔ کہ تحریک جدید کا پہلا دور جب ختم ہوگا۔ تو خدا تعالےٰ ایسے سامان بہم پہنچائیگا۔ کہ تحریک جدید کی اغراض کو پورا کرنے میں جو روکیں اور موانع ہیں۔ خدا تعالےٰ ان کو دور کر دیگا۔ اور تبلیغ کو وسیع کرنے کے سامان بہم پہنچا دیگا۔ اور چونکہ تبلیغ کے لئے یہ سامان بغیر جنگ کے خاتمہ کے میسر نہیں آسکتے۔ اس لئے میں سمجھتا تھا۔ کہ ۱۹۴۴ء کے آخر یا ۱۹۴۵ء کے شروع تک یہ جنگ ختم ہو جائیگی۔ اور ہمیں تبلیغ کے لئے آسانی سے سامان میسر آسکیں گے۔ چنانچہ اب اس قسم کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔ مستقبل کے متعلق یقینی طور پر تو نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ آثار سے پتہ لگتا ہے۔ کہ میرا وہ خیال درست تھا۔ اب ایسے تغیرات پیدا ہو رہے ہیں کہ جنگ اس سال کے آخر یا اگلے سال کی پہلی ششماہی میں ختم ہو جائیگی ...... یہ حالات بتا رہے ہیں کہ جنگ اس سال کے آخر یا ۱۹۴۵ء کے شروع میں ختم ہو جائے گی" (الفضل ۲۹ اگست ۱۹۴۴ء)

پھر ۲۷ اکتوبر ۱۹۴۴ء کو جمعہ کے خطبہ میں حضور اقدس نے فرمایا:۔

"اب چونکہ جنگ ختم ہونے والی ہے۔ اور ایسے آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔ کہ چھ ماہ یا سال کے اندر یا سال سے کچھ کم یعنی سات آٹھ ماہ کے اندر اندر جنگ ختم ہو جائیگی۔" (الفضل ۲ نومبر ۱۹۴۴ء)

۲۴ نومبر ۱۹۴۴ء کو خطبہ جمعہ میں بھی حضور اقدس نے فرمایا۔ "امید ہے کہ سال ڈیڑھ سال میں اب جنگ ختم ہو جائے گی چھ سات ماہ تک یورپ کی جنگ ختم ہو جانے کی امید ہے اور اگر جرمنی کی جنگ کا خاتمہ ہو جائے۔ تو جاپان زیادہ دیر تک مقابلہ نہ کرسکیگا۔" (الفضل ۲۸ نومبر ۱۹۴۴ء)

مندرجہ بالا اقتباسات کا خلاصہ یہ ہے کہ جرمنی کی جنگ کا خاتمہ ۱۹۴۵ء کی پہلی ششماہی میں ہوگا۔ یہ وہ پیشگوئی ہے جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے شائع فرمائی۔ اور اب دنیا اس کو پورا ہوتے دیکھ رہی ہے۔ آپ نے خیال کیا اور اسے ظاہر کیا کہ جرمنی کی جنگ ۱۹۴۵ء کی پہلی ششماہی میں ختم ہو جائیگی۔ اب جرمنی کی جنگ آخری مرحلہ پر ایڑیاں رگڑتی ہوئی دم توڑ رہی ہے۔ اور یہ ثابت ہو رہا ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ

خلیفہ وقت کی مجلس میں بیٹھنے والوں کیلئے ضروری آداب

جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے روز بروز ترقی کر رہی ہے۔ نئے اور پرانے اصحاب قادیان میں آتے رہتے ہیں اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے فیوض حاصل کرنے کے لئے حضور کی مجلس میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ قادیان کی آبادی میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ اور ان کے لئے سب سے بڑی نعمت بھی حضور کی صحبت ہے۔ ان حالات میں ضروری ہے کہ حضور کی مجلس میں بیٹھنے کے لئے جو ضروری آداب ہیں۔ وہ وقتاً فوقتاً پیش کئے جائیں۔ تاکہ حضور کی مجلس سے پورا پورا فائدہ حاصل ہو۔ اور کوئی ناروا حرکت سرزد ہو کر روحانیت کو نقصان نہ پہنچائے۔ لہٰذا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے بعض ارشادات کی بنا پر جو حضور نے ایک خطبہ جمعہ میں فرمائے چند باتیں عرض کی جاتی ہیں۔

(۱) جب کوئی شخص سوال کرے تو دوسروں کے لئے درست نہیں کہ وہ درمیان میں دخل دے۔ اس طرح پر دشمن کو یہ کہنے کا موقعہ ملتا ہے کہ امام خود جواب نہیں دے سکتا۔ بیشک مخاطِب اور مخاطَب بعض بعض مجبوریوں کے باعث شدت کا پہلو بھی اختیار کر لیتے یا مجبور ہو جاتے ہیں۔ مگر سامعین کو ہر رنگ میں جذبات پر قابو رکھنا چاہیئے۔

(۲) گفتگو کے ضمن میں اگر ایسا رنگ پیدا ہو جائے جس سے سائل کے دل میں تعصب پیدا ہونے کا خطرہ ہو تو اس سے بچنا چاہیئے۔ نوجوان اور خصوصاً طالب علم اگر بعض دفعہ ایسا جواب دیا جا رہا ہو جس سے دوسرے کا نقص نمایاں ہو رہا ہو تو ہنس پڑتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سائل سمجھتا ہے مجھے بیوقوف بنایا گیا ہے۔ اور پھر نفسانیت کا جذبہ پیدا ہو کر وہ ہدایت سے محروم رہ جاتا ہے۔

(۳) مہمانوں اور باہر سے آئے ہوئے لوگوں کو آگے بیٹھنے کا موقعہ دینا چاہیئے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ اگر کوئی شخص بہت پہلے جذبہ محبت کے ماتحت آکر ہر روز جگہ لیتا ہے تو اس کے جذبات کو مسل کر اس کی جگہ سے ہٹا دیا جائے۔

(۴) بچوں کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ہے کہ وہ پیچھے رہیں اس لحاظ سے سکول کے طالب علم جو چھوٹی عمر کے ہوں اگر بعض دفعہ باہر سے آنے والے دوستوں کے لئے اُن کو پیچھے بٹھا کر موقعہ نکالا جائے تو یہ بھی ایک طریق ہے مگر اس کا بھی یہ مطلب نہیں کہ اُن کے اندر اخلاص کا جو جذبہ پیدا ہو رہا ہے اُسے کچل دیا جائے ہاں چونکہ بچوں کو قادیان میں رہنے کے باعث عموماً موقعہ ملتا رہتا ہے۔ اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم اُن کو سنا کر اگر باہر سے آنے والوں کے لئے جگہ نکالی جائے تو کوئی احتمال اُن کے جذبات کو ٹھیس لگنے کا نہیں ہو سکتا۔

(۵) اجتماع کے موقعہ پر اسلام نے صاف ستھرے رہنے اور خوشبو وغیرہ لگانے کا حکم دیا ہے جیسے جمعہ اور عیدین کے موقعہ پر۔ لہٰذا حتی الوسع صاف کپڑے۔ غسل کے بعد پہن کر خوشبو لگائی جائے۔ مسواک کی جائے اس طرح بعض بیماریاں وقتی طور پر دب جاتی ہیں۔ اور دوسروں کو نقصان بہ نسبتاً کم پہنچتا ہے۔ پھر پیاز اور لہسن وغیرہ بدبودار چیزیں کھا کر مسجد میں آنے سے بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے کیونکہ اس سے دوسروں کو تکلیف ہوتی ہے۔ اور جو شخص اپنے بھائی کو تکلیف دیتا ہے اللہ تعالیٰ کے فرشتے اُس سے الگ ہو جاتے ہیں۔ پس عارضی صفائی بھی ضروری چیز ہے۔

(۶) جب لوگ بیٹھیں تو حلقہ بہت زیادہ تنگ نہ بنائیں اس سے تعفن اور بدبو پیدا ہوتی ہے۔ جو باعث تکلیف ہوتی ہے فرمایا "کئی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ مجلس میں زیادہ دیر بیٹھنے کو میرا جی چاہا۔ مگر تنگ حلقہ کی وجہ سے تھوڑی دیر میں مجھے سر درد ہو گیا اور میں اٹھنے پر مجبور ہو گیا۔ اور بسا اوقات میں صحت سے مجلس میں بیٹھتا ہوں اور بیمار ہو کر اٹھتا ہوں۔"

(۷) حتی الوسع مجلس کو مفید بنانے کی کوشش کی جائے اور تبلیغی رنگ میں جو مشکلات پیش ہوں اُن کا حل دریافت کرنا چاہیئے۔ اسی ضمن میں یہ بات بھی یاد ہے کہ حضور فرماتے ہیں۔ میں عموماً باوجود کوشش کے بعض اوقات کلام شروع نہیں کر سکتا مگر جب کوئی شخص سوال کرے تو میرے لئے گفتگو کا راستہ کھل جاتا ہے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ بے معنی اور بے فائدہ سوالات کرنے شروع کر دیئے جائیں۔

حضور فرماتے ہیں کہ بعض مبلغین میں بھی یہ عادت ہے کہ جب میرے پاس آتے ہیں تو شروع سے آخر تک مباحثہ کی روئداد سنانا شروع کر دیتے ہیں مگر یہ بھی درست نہیں لوگ کچھ مجھ سے سننے آتے ہیں اس لئے اگرچہ وہ گفتگو مفید بھی ہو مگر عام طبائع بوجہ محبت کے اُس کو پسند نہیں کرتیں۔

یہ چند باتیں ہیں دوستوں کو یاد رکھنی چاہئیں۔ — محمد حیات تاثیر جامعہ

استقلال اور اُسکی برکتیں

استقلال ایک نہایت ہی اعلےٰ جذبہ ہے اور مستقل مزاجی ترقی کے لئے نہایت ہی لازمی اور لابدی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اندر بے شمار برکات پنہاں رکھی ہیں۔ سب سے بڑی برکت یہ ہے کہ استقلال کے ذریعہ انسان اپنا مقصد جلد حاصل کر لیتا ہے۔ جس انسان اور جس قوم کے اندر یہ جذبہ موجزن ہو۔ اُس کی زندگی ایک کامیاب زندگی ہوتی ہے۔ مگر جو انسان یا قوم استقلال سے عاری ہو وہ اپنی زندگی کے مقصد کو حاصل کرنے سے قاصر رہتی ہے۔ اور اُس کی مثال اُس نرم پودے کی سی ہے جسکے متعلق ایک عربی شاعر کہتا ہے۔ ؎

اذا الریح مالت مَالَ حیث تمیلُ

کہ وہ نرم پودا اپنے ضعف کے سبب اپنے آپ کو قائم نہیں رکھ سکتا بلکہ وہ ہوا کے تابع ہوتا ہے۔ جدھر ہوا جھکا دے ادھر جھک جاتا ہے بعینہ وہ شخص یا وہ قوم جو استقلال سے عاری ہو یہی حالت رکھتی ہے۔ اور وہ اپنے مقصد کو پانے میں ناکام و نامراد رہتی ہے۔

آج مسلمان اس قیمتی جوہر کو کھو بیٹھے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ جس کام کو لیکر بھی اُٹھتے ہیں وہ اول تو ہوتا ہی نہیں اور اگر کچھ ہوتا بھی ہے۔ تو ادھورا اور ناقص رہتا ہے۔ اسلام ایک نہایت ہی مکمل مذہب ہے جو ہماری دنیا اور معاد ہر دو میں ہماری راہنمائی کرتا ہے۔ اسلام نے استقلال پر بہت زور دیا ہے چنانچہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کونسا عمل زیادہ پسند تھا۔ تو انہوں نے بلا تامل فرمایا کان احب الاعمال الی رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ و الہ وسلم ادامہٗ۔ اور دوسری جگہ فرمایا مَادِیمَ علیہ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے پیارا کام وہ تھا جس پر اس کا کرنیوالا استقلال اور مداومت اختیار کرے۔ پھر نہ صرف یہ کہ استقلال کا سبق ہی دیا بلکہ بعض ایسے اعمال بھی بتلائے جن سے نہ صرف یہ کہ ہم اپنی آخرت کو سنوار سکتے ہیں۔ بلکہ وہ طریق اختیار کر کے ہم اپنے دنیاوی کاموں میں بھی کامیاب ہو سکتے ہیں۔ مثلاً اعمال میں سے ایک نماز باجماعت ہے جو شخص نماز باجماعت باقاعدہ روزانہ ادا کرتا ہے اُس سے امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے باقی کاموں میں بھی باقاعدگی اور استقلال اختیار کریگا۔

چنانچہ موطا۔ امام مالک میں حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب اپنے عمال کو خط لکھے تو اُن میں اُن کو لکھا کہ یاد رکھو میرے نزدیک تمہارا سب سے اہم کام نماز ہے جو شخص اس کو یہ تمام لوازم باقاعدگی سے ادا کرتا ہے میں اُمید کرتا ہوں کہ وہ اپنے دوسرے کاموں میں بھی باقاعدگی اور استقلال کو نہیں چھوڑیگا۔ لیکن جو شخص نماز میں غفلت اور سستی کرتا ہے۔ میں اُس کے متعلق کبھی یقین نہیں کر سکتا کہ وہ اپنے باقی کاموں میں باقاعدگی اختیار کئے ہوئے ہے۔

ایک طرف ان باتوں کو مدنظر رکھئے اور دوسری طرف صحابہ کرامؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو دیکھئے کہ انہوں نے کس شاندار استقلال کا مظاہرہ اپنی زندگیوں میں کیا۔ جو شخص تاریخ اسلام سے ذرہ بھی واقفیت رکھتا ہے وہ جانتا ہے۔ کہ کس قدر تکالیف ان لوگوں نے اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے دیکھیں۔ اور پھر کس قدر صبر اور استقلال دکھایا۔ ناظرین تاریخ اسلام پڑھ کر دیکھیں اور اندازہ کریں کہ جن لوگوں کے نقش قدم پر چلنے کے ہم مدعی ہیں اُن میں اور ہم میں کتنا فرق ہے۔ انہوں نے ایسی قربانیاں کیں کہ جن کے سننے سے بھی جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صدق پر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی شہادت

اللہ تعالےٰ کی یہ سنت ہے۔ کہ وہ ہمیشہ اپنے برگزیدہ بندوں کی تائید و نصرت فرماتا ہے۔ اور ہر میدان میں ان کو فتح و ظفر سے متمتع فرماتا ہے۔ چنانچہ وہ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین انھم لھم المنصورون وان جندنا لھم الغالبون (صافات ع آخر) ہمارا اپنے ان بندوں کے لئے جو بھیجے جاتے ہیں۔ فیصلہ ہے کہ یقیناً وہ مدد کئے جاتے ہیں اور ہمارا لشکر ہی یقیناً غالب رہتا ہے۔ پھر فرماتا ہے۔ انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیٰوۃ الدنیا (مومن ع ۶) یقیناً ہم اپنے رسولوں اور مومنوں کی اسی دنیا میں مدد کرتے ہیں۔ پھر فرماتا ہے۔ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی (مجادلہ رکوع آخر) یعنی اللہ تعالےٰ نے لکھ رکھا ہے۔ کہ میں اور میرے رسول ہی غالب رہینگے۔

اس سنت کے ماتحت بھی جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھتے ہیں۔ تو آپ اللہ تعالےٰ کے برگزیدہ اور رسول ثابت ہوتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو ہر میدان میں اور ہر مقابلہ میں ظفر و فتح سے سرفراز فرمایا اور ہر قسم کی ترقی اور عروج عنایت کیا۔ اس کے بالمقابل آپ کے دشمنوں کو ناکامی نامرادی کے گڑھے میں گرایا۔ اور شکست پر شکست دی۔ اور اس بات کا اعلان آپ نے بہت عرصہ قبل کر دیا تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ابتدائی زمانہ کی تصنیف "ازالہ اوہام" میں لکھا:- "اے میرے مخالف الرائے مولویو! اور صوفیو!! اور سجادہ نشینو!!! جو مکفر اور مکذب ہو۔ مجھے یقین دلایا گیا ہے۔ کہ اگر آپ لوگ مل جل کر یا ایک ایک آپ میں سے ان آسمانی نشانوں میں میرا مقابلہ کرنا چاہیں۔ جو اولیاء الرحمٰن کے لازم حال ہوا کرتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ تمہیں شرمندہ کریگا۔ اور تمہارے پردوں کو پھاڑ دیگا۔ اور اس وقت تم دیکھو گے۔ کہ وہ میرے ساتھ ہے۔ کیا کوئی تم میں ہے۔ کہ اس آزمائش کے لئے میدان میں آوے۔ اور عام اعلان اخبارات کے ذریعہ دیکر ان تعلقات قبولیت میں جو میرا رب میرے ساتھ رکھتا ہے۔ اپنے تعلقات کا موازنہ کرے۔ یاد رکھو۔ کہ خدا صادقوں کا مددگار ہے۔ اور اسی کی مدد کرے گا۔ جس کو وہ چاہتا ہے۔ چالاکیوں سے باز آجاؤ۔ کہ وہ نزدیک ہے۔ کیا تم اس سے لڑوگے۔ کیا کوئی متکبرانہ اچھلنے سے اونچا ہو سکتا ہے۔ کیا صرف زبان کی تیزیوں سے سچائی کو کاٹ دوگے۔ اس ذات سے ڈرو۔ جس کا غضب سب غضبوں سے بڑھ کر ہے۔ انہ من یات ربہ مجرمًا فان لہ جھنم لا یموت فیھا ولا یحیٰی (ازالہ اوہام صـ۳)

پھر حضور فرماتے ہیں۔ عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے۔ کہ اگر مقبول اور مردود اپنی اپنی جگہ پر خدا تعالےٰ سے کوئی آسمانی مدد چاہیں۔ تو وہ مقبول کی ضرور مدد کرتا ہے۔ اور کسی ایسے امر سے جو انسان کی طاقت سے بالاتر ہے۔ اس مقبول کی مقبولیت ظاہر کر دیتا ہے" (ازالہ اوہام صـ۲۷)

پھر حضور فرماتے ہیں۔ اے لوگو تم یقیناً سمجھو۔ کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے۔ جو اخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا۔ اور تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لئے دعائیں کریں۔ یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں۔ اور ہاتھ شل ہو جائیں۔ تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سنے گا۔ اور نہیں رکے گا۔ جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کرلے۔ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صـ۱۵)

اس کے برعکس حضور کے ایک اشد ترین مخالف اور معاند یعنی مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے آج سے ۵۲ سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لکھا۔

"میں اخیر میں یہ بھی آپ کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ اگر میں آپ کی مخالفت میں نیک نیت اور حق پر ہوں۔ اور دین اسلام کی حمایت کر رہا ہوں۔ اور نفسانیت کو اس میں دخل نہیں دیتا۔ تو خدا تعالیٰ میری مدد کرے گا۔ اور آپ کو ہدایت کرکے تابع حق اور دین اسلام کریگا۔ ورنہ سخت عذاب میں مبتلا کرکے ہلاک کریگا۔ اور اگر میری نیت میں فساد ہے۔ تو خدا مجھے اس کا بدلہ خود دے دیگا۔ آپ کا ڈرانا اور دھمکانا عبث و فضول ہے۔ خصوصاً ایسی حالت میں کہ میں آپ کو کذاب جانتا ہوں۔ اور اس اعتقاد کو دین اسلام کا جزو سمجھتا ہوں۔ لہذا بہتر ہے۔ کہ آپ ان گیدڑ بھبکیوں سے باز آجائیں۔ اور حق کے تابع ہو جائیں۔ آئندہ اختیار ہے۔ وما علینا الا البلاغ المبین (آئینہ کمالات اسلام صـ۳۱۸، ۳۱۹)

غور فرمایئے۔ ان اعلانات کا انجام کیا ہے۔ کون کامیاب ہوا۔ اور کون ناکام۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کامیابی پر کامیابی عطا فرمائی اور آج آپ کا نام اکناف عالم تک پہنچ چکا ہے۔ اور ہر ملک میں آپ پر درود بھیجنے والے اور آپکی تعلیم پر چلنے والے موجود ہیں۔ اور روز بروز ان میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ مگر مولوی محمد حسین صاحب کو آج کوئی جانتا بھی نہیں۔ اور ان کے شہر بٹالہ میں اگر ان کی قبر کا کسی کو پتہ لگانا ہو۔ تو یہ بھی نہایت مشکل امر ہے۔ حالانکہ ان کو فوت ہوئے چند ہی سال ہوئے ہیں۔ یہ صادق اور کاذب میں اتنا بڑا امتیاز ہے۔ جس کا کوئی سمجھدار انسان انکار نہیں کر سکتا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

خاکسار صدر الدین مولوی فاضل

وقت تنگ ہے کام بہت ہے ہندوستانی احمدیوں کی ذمہ داری

۴۵ کروڑ کو احمدی بنانا ہے

بعض واعظین ایام جنہوں نے مختلف دیہات میں تبلیغ کی ہے۔ انکی رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ کثرت سے ایسے دیہات ہیں۔ اور کثرت سے ایسے لوگ ہیں۔ جن تک ہمارا پیغام صحیح رنگ میں نہیں پہنچا۔ ہمارا مبلغ وہاں عرصہ کے بعد جاتا ہے۔ جس کی باتوں کا رنگ نہایت درجہ ہلکا پڑتا ہے۔ بعد ازاں مقامی ملا نے ان باتوں کو نہایت گھناؤنی شکل میں پیش کر دیتے ہیں۔ اور ہر قسم کی غلط باتیں ہماری طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ دوبارہ لوگ ہماری باتیں تک سننے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ حال ہی میں ضلع شیخوپورہ میں ایک گاؤں میں ایک صاحب تبلیغ کے لئے گئے۔ انہوں نے جس پیرایہ میں احمدیت کی تعلیم کو قرآن و حدیث کے تحت تبلایا۔ لوگ حیران رہ گئے۔ اور کہنے لگے کہ یہ باتیں تو پہلے ہمیں کسی نے بتائی ہی نہیں۔ یہی تو حقیقی اسلام ہے۔ ایسے ہی کئی واقعات ہیں۔ پس تمام احباب غور کریں۔ کہ آج سے ۶۰ سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو تعلیم لائے۔ اسے حضرت اقدس نے ہمارے سپرد کیا۔ کہ تا ہم دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کرکے اس تعلیم کو دنیا کے کونہ کونہ میں پہنچا دیں۔ یہ زمانہ نشر و اشاعت کا ہے۔ اور تبلیغ ہی حقیقی جہاد ہے۔ جو احباب اس جہاد میں حصہ لینے کی حامی نہیں بھرتے۔ جس میں کیا جسم پر معمولی سا اثر بھی مستقل طور پر نہیں ہوتا۔ ان سے مزید کیا توقع رکھی جائے گی۔

پس میں امید کرتا ہوں۔ کہ موجودہ احمدی احباب اس وقت کو نہیں آنے دینگے۔ جب ان کو کہہ دیا جائے۔ کہ تم نے حقیقی نمونہ نہیں دکھایا۔ اب آنے والی نسل کو تم پر فضیلت دی جاتی ہے۔ ان کا ایمان ہے۔ کہ انہوں نے دین کے لئے ہر قربانی کرنے کو تیار رہنا ہے۔ پس واضح رہے۔ کہ اس کے بعد میں اپنے فرض سے سبکدوش ہوتا ہوں۔ میدان عمل آپ کو بتا دیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کو صحیح طور سے دنیا میں پھیلا دو۔ ملاؤں کی غلط بیانیوں سے لوگوں کے دلوں کو پاک کردو۔ اور یہ صرف تبلیغ اور تبلیغ کے ذریعے ہو سکے گا۔ پس جاؤ۔ اپنے پڑوسی۔ اپنے محلہ دار اپنے ہر شہری ہر اردگرد کے دیہاتی بھائی تک جاؤ۔ اور اسے بتلاؤ۔ کہ حضور کیا تعلیم دنیا میں لائے۔ اور ہمارا کیا ایمان ہے۔ جبتک ہر احمدی یہ تہیہ نہیں کر لیتا۔ کہ وہ ہر سال ۳۶۵ آدمیوں پر حجت تمام نہ کر دیگا۔ وہ اپنا فرض ادا نہیں کرتا۔ وہ اپنے مقام سے بے خبر ہے۔ وہ اپنی ذمہ داری کو بھولا ہوا ہے۔ وہ خدا کے ان وعدوں اور وعیدوں پر رسمی ایمان رکھتا ہے۔ ایسے احمدی کی جماعت کو بہت کم ضرورت ہے۔ حضور کا حال کا خطبہ اپنے پیش نظر رکھو۔ اتنا کماؤ جتنا ضرورت ہے۔ تمہارے بعد تمہاری اولاد شاید ہی تمہیں یاد رکھے۔ لیکن خدا کی راہ میں اگر اتنی جد و جہد کروگے۔ تو چند نہیں بلکہ قومیں تمہیں یاد رکھیں گی۔ مبارک ہیں وہ جو جلد توجہ کریں۔

(نظارت دعوۃ و تبلیغ)

دار التبلیغ انجمن احمدیہ کلکتہ کی تبلیغی کارگزاری

بابت ماہ فروری و مارچ سنہ ۱۹۴۵ء

شام نگر

وسط فروری میں مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ۔ مولوی اے۔ این۔ ایم بہاء الحق صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ اور سید بدر الدین صاحب شام نگر ضلع ۲۴ پرگنہ بغرض تبلیغ تشریف لے گئے۔ نئی افراد و معزز باشندوں کو پیغام حق پہنچایا۔ لوگوں نے شوق سے باتیں سنیں۔

بج بج

۲۵ فروری سنہ ۴۵ئہ فاتحہ دوازدہم کے موقعہ پر بج بج کے مسلمانوں نے سیرت النبی کا جلسہ منعقد کیا۔ اور جماعت احمدیہ سے درخواست کی کہ وہ چند مقررین کا انتظام کرے۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے محترم مولوی محمد سلیم صاحب فاضل۔ مولوی فضل کریم صاحب۔ بابو محمد رفیق صاحب میاں رشید احمد صاحب محمود اور خاکسار (دولت احمد خان) خادم بج بج پہنچے۔ چونکہ سامعین تقریباً سارے کے سارے بنگلہ زبان جاننے والے تھے۔ اس لئے خاکسار نے بنگلہ میں تقریر کی۔ دوران تقریر میں خاکسار نے بتایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی۔ حضور کی بعثت سے پہلے عرب کے باشندے جہالت و گمراہی میں مبتلا تھے اور ہر قسم کے جرائم کا ارتکاب کرتے تھے۔ لیکن تاریخ شاہد ہے کہ حضور نے اپنے روحانی تصرفات سے ان وحشیوں کو انسان۔ با اخلاق انسان اور باخدا انسان بنا دیا۔ جنہوں نے بڑی بڑی فتوحات حاصل کیں۔ اور علوم و فنون کے خزانے لٹائے نیز خاکسار نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس انقلابی تعلیم میں ابھی تک وہی قوت اور طاقت موجود ہے۔ بشرطیکہ اس پر عمل کیا جائے۔ حاضرین کی تعداد قریباً دس ہزار تھی۔ جو تقریر بالکل سکوت اور دلچسپی سے سنتے رہے جلسہ کی صدارت آنریبل مسٹر ایچ۔ ایس سہروردی سابق وزیر سول سپلائی بنگال نے کی۔

موضع کاؤ گاچھی و حلقہ بارک پور

مولوی فضل کریم صاحب بمعیت محمد سلیمان صاحب، محمد عثمان صاحب اور ہارون رشید صاحب ساکنان جنیدان پوکھر ضلع ۲۴ پرگنہ موضع کاؤ گاچھی بغرض تبلیغ پہنچے۔ چونکہ کاؤ گاچھی والوں کو احمدیوں کی قبل از وقت اپنے پہنچنے کی اطلاع دیدی تھی اسلئے انہوں نے اچھاپور مسلم لیگ آفس میں احمدیوں کی آمد کے متعلق خبر پہنچا دی جب احمدی وفد پانچ بجے شام پہنچا تو اس کے بعد اچھاپور سے سید محمد یعقوب۔ محمد عبد الغنی ہیڈ مولوی۔ حافظ شمس الضحیٰ اور تقریباً ۲۵ غیر احمدی پہنچے۔ ان کے آنے کے بعد غیر احمدیوں نے ہم سے کہا کہ اپنے آنے کی غرض بیان کریں۔ اس پر مولوی فضل کریم صاحب نے اختصاراً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور عالمگیر عذاب پر تقریر کی۔ ان کی تقریر کے جواب میں سید محمد یعقوب نے تقریر کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بہتان لگانا شروع کئے۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کے نامکمل حوالے پڑھے۔ فضل کریم صاحب نے حاضرین کو بتایا کہ یعقوب صاحب خیانت سے کام لے رہے ہیں۔ انہوں نے سیاق و سباق کی عبارتوں کو حذف کر کے اپنا مطلب پورا کرنے کے لئے ادھوری عبارت پڑھ کر سنائی ہے۔ چونکہ مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا تھا اس لئے احمدیوں نے الگ نماز پڑھی اور غیر احمدیوں نے علیحدہ۔ نماز کے بعد سید محمد یعقوب نے لوگوں کو مخاطب کر کے کہا کہ قادیانی دنیا کی اصلاح کا دعویٰ کرتے ہیں۔ مگر نماز اکٹھے پڑھنے سے بھاگتے ہیں۔ مولوی فضل کریم صاحب نے بتایا کہ یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی ایک بیّن دلیل ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخری زمانہ میں امت محمدیہ ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ صرف ایک فرقہ جنتی ہوگا۔ باقی فرقے جہنمی ہوں گے۔ چنانچہ آپ لوگ دیکھ لیں کہ بموجب حدیث سچا فرقہ بالکل علیحدہ ہے۔ باقی فرقے مداہنت اختیار کرتے ہوئے اکٹھے نماز پڑھتے ہیں۔ حالانکہ اعتقاداً ہر فرقہ دوسرے کو کافر سمجھتا ہے۔ اسکے بعد خاتم النبیین کی آیت پر بحث ہوئی جب محمد یعقوب نے دیکھا کہ کامیابی ناممکن ہے تو خود بولنا شروع رکھا۔ اور ہمیں بولنے کا موقع دینے سے انکار کر دیا۔ اور بہانہ یہ بنایا کہ ہم اپنے غیر احمدی بھائیوں کے ایمان کو پختہ کرنے کیلئے آئے ہیں اسلئے ہم خود ہی بولینگے اور دوسروں کو بولنے نہیں دینگے۔ آخر رات کے ساڑھے نو بجے جب گفتگو ختم ہوئی۔ تو مقامی غیر احمدیوں نے چپکے سے ہمیں کہا کہ آپ لوگ نہ جائیں۔ رات یہاں رہیں۔ سارے غیر احمدی جو اچھاپور سے آئے تھے۔ وہ تو چلے گئے۔ مگر ہم ساری رات اور اگلے دن گاؤں کے سردار درویش منڈل ماسٹر یوسف علی صاحب اور دوسرے غیر احمدیوں کو تبلیغ کرتے رہے۔ یہ لوگ بہت متاثر ہوئے اور غیر احمدی مولویوں کی حرکات پر نفرت کا اظہار کیا۔

یوم مصلح موعود

۲۰ فروری سنہ ۴۵ئہ کو جماعت احمدیہ کلکتہ نے یوم مصلح موعود منایا۔ اس موقعہ پر بعد نماز مغرب ایک جلسہ زیر صدارت میاں دوست محمد صاحب شمسی امیر جماعت احمدیہ کلکتہ دار التبلیغ میں منعقد ہوا۔ محترم مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مولوی فضل کریم صاحب اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ مولوی محمد سلیم صاحب نے اپنی پر معارف تقریر کے دوران میں پیشگوئی متعلقہ مصلح موعود پڑھ کر سنائی اور اس پر روشنی ڈالتے ہوئے بتلایا کہ کس طرح یہ پیشگوئی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات مبارک میں پوری ہوئی۔ جماعت کے احباب کافی تعداد میں حاضر تھے۔

یوم التبلیغ

۱۱ مارچ بروز اتوار مرکز کی ہدایت کے مطابق یوم التبلیغ برائے غیر مسلمین منایا گیا۔ اس دوران میں جماعت کے احباب خصوصاً خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ نے مختلف گروہوں میں تقسیم ہو کر شہر کے مختلف حلقوں میں غیر مسلم دوستوں سے ملاقاتیں کیں۔ اور ان سے تبادلہ خیالات کیا۔ اس موقع پر جماعت کی طرف سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا تصنیف کردہ ٹریکٹ "ہمی ہمارا کرشن" بنگلہ میں ترجمہ کر کے ۵۰۰۰ کاپیاں شائع کی گئیں۔ اسی روز ۵½ بجے شام کو ولنگٹن اسکوائر میں زیر صدارت جناب ڈاکٹر فضل الرشید صاحب ایک پبلک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں احباب جماعت کے علاوہ سینکڑوں کی تعداد میں ہندو و مسلمان بھی شامل تھے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد سب سے پہلے ہمایوں جاہ صاحب بی اے نے تقریر کی۔ دوران تقریر میں بتایا کہ کسی نئی چیز کو جسے انسان پہلے سے نہ جانتا ہو۔ لیکن جو اسکے لئے بہت ہی اہم ہو سمجھنے کے لئے انسان کو چاہیئے کہ وہ کو ہر قسم کے تعصب سے خالی کر کے سنے اور مطالعہ کرے۔ اس کے بعد خاکسار نے ڈیڑھ گھنٹہ تک اسلامی اصول کی فلاسفی پر مختلف پہلوؤں سے روشنی ڈالی اور بتایا کہ دنیا کی روحانی اقتصادی سیاسی اور تمدنی مشکلات کا حل صرف اسلام ہی میں موجود ہے۔ اسلام ہی وہ زندہ مذہب ہے جس پر چل کر انسان خدا سے ہمکلام ہونے کا شرف حاصل کر سکتا ہے۔ اور ہستی باری تعالےٰ کے متعلق تمام شکوک اور شبہات سے پاک ہو کر حق الیقین کے درجہ تک پہنچ سکتا ہے سامعین آخری وقت تک سنتے رہے۔

سادھو۔ ٹی۔ ایل وسوانی صاحب

۱۷ مارچ سنہ ۱۹۴۵ء بوقت ۶½ بجے شام ایک پبلک جلسہ زیر صدارت جناب راجہ محمد سردار خاں صاحب بی اے احمدی احمدیہ دار التبلیغ میں منعقد ہوا۔ جس میں کراچی کے مشہور ہند وادیب اور مدیر سادھو ٹی ایل وسوانی صاحب نے "روح اسلام" کے موضوع پر تقریر کی۔ حاضرین کی تعداد کافی تھی۔ اہل علم ہندو مسلمان۔ عیسائی اور پارسی سب شامل تھے۔ سادھو جی نے دوران تقریر میں اسلامی تعلیمات کی تعریف کرتے ہوئے بتایا کہ مغربی دنیا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو سمجھنے میں بڑی غلطی کھائی ہے۔ اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے مقرر نے بتایا کہ اسلام خدا کی وحدانیت مساوات اخوت اور مذہبی رواداری کی تعلیم دیتا ہے۔ ان کی تقریر تقریباً ایک گھنٹہ ہوئی۔ بالآخر خاکسار نے مقرر کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بتایا۔ کہ بنی نوع انسان کے ایک کثیر حصہ میں دین اسلام کی مقبولیت کا سبب اس کی تعلیم کی خوبیاں اور قدرتی کشش تھی نہ کہ جبر و اکراہ۔ جیسا کہ بعض متعصب مغربی مورخوں نے مشہور کر رکھا ہے۔ نیز یہ کہ سلسلہ احمدیہ کوئی نیا مذہب نہیں۔ بلکہ احیائے اسلام کی آسمانی تحریک ہے۔ حاضرین آخری وقت تک تقریر سنتے رہے۔ علاوہ مردوں کے کچھ غیر مسلم خواتین بھی شریک جلسہ تھیں۔ دوستوں سے درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر تبلیغی کوششوں کو قبول فرمائے اور زیادہ سے زیادہ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار:۔ دولت احمد خان خادم
سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کیجئے۔ (مینیجر الفضل)

وقار عمل ـــــ ایک ضروری تجویز
قائدین و زعماء کی فوری توجہ کے لئے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کے ارشاد کے ماتحت خدام الاحمدیہ میں وقار عمل یعنی اپنے ہاتھ سے اپنا کام کرنا رائج ہے۔ اور مجالس وار الین ہفتہ میں چار یار مشقت کا کام مثل گھی چلانا۔ مٹی اٹھانا۔ سڑک اور راستہ درست کرنا۔ نالیاں صاف کرنا۔ جھاڑو دینا وغیرہ یہ سب کام کرتے ہیں۔ حضور نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۳ فروری ۱۹۳۹ء میں یہ بھی فرمایا تھا:۔

خدام الاحمدیہ کو اپنے ہاتھ سے کام کرنے کا کام صرف اپنے تک محدود نہیں رکھنا چاہیئے۔ بلکہ ساری جماعت کو شمولیت کا موقع دینا چاہیئے (مشعل راہ صفحہ ۸۹) چنانچہ اس ہدایت کی تعمیل میں گزشتہ چھ سات سال سے قادیان کے احباب کو دعوت عمل دیجاتی ہے جبکہ دو ماہ کے بعد ایک مقررہ دن قادیان کے سب احباب کو کیا خدام اور کیا انصار اور کیا اطفال اجتماعی طور پر کہی ہاتھ میں لے کر اور ٹوکری سر پر اٹھا کر اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہیں۔ اور ایک طرف جہاں اپنے دلوں میں اسلامی مساوات۔ اور حقیقی عزت کا صحیح معیار قائم کرتے ہیں۔ وہاں دوسروں کی نظروں میں بھی ایک نمونہ بنتے ہیں۔

اب یہ تجویز کی گئی ہے کہ وقار عمل عامہ کے طریق کو بیرونی جماعتوں میں بھی رائج کیا جائے۔ اور ہر جگہ مجلس خدام الاحمدیہ جملہ احباب جماعت کو دعوت عمل دیا کرے۔ تاکہ صرف قادیان میں بلکہ دنیا بھر میں احمدی احباب ایک مقررہ دن اپنے ہاتھوں سے اپنا کام کرنے کے لئے جمع ہوں۔ اور دنیا کے لوگوں کو نظر آجائے کہ یہ قوم جو اپنے آقا کے اشارہ پر بظاہر حقیر اور ذلیل نظر آنے والے کام بھی دلی خوشی سے بلکہ فخر کے ساتھ کرتی ہے۔ یہ یقیناً اپنے مقاصد میں کامیاب ہوگی۔ اس تجویز کو پیش کرتے ہوئے قائدین و زعماء سے درخواست ہے کہ وہ اس کے متعلق اپنی اپنی آراء سے بہت جلد مطلع فرمادیں کہ کیا ان کے ہاں یہ طریق کامیاب ہو سکتا ہے۔

ایسا وقار عمل عامہ دو ماہ میں ایک دن منایا جائے گا۔ پس قائدین اور زعماء اس طرف توجہ کریں اور آراء اور مشورے بھجوائیں۔ جماعتوں کے امراء پریذیڈنٹ صاحبان یا دیگر احباب جو اس بارہ میں اپنی رائے کا اظہار کرنا چاہیں۔ ان سے بھی درخواست ہے کہ تعاون کی غرض سے ہمیں بہت جلد اپنی آراء سے مطلع فرمائیں۔ تا مختلف مقامات میں اگر اس راہ میں کوئی مشکلات ہوں۔ تو ان کے حل کا انتظام کیا جائے

مہتمم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مولوی ثناء اللہ صاحب کے لئے اکیس ہزار روپیہ انعام

مولوی ثناء اللہ صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سب سے بڑے مخالف سمجھے جاتے ہیں۔ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام نے وفات نہیں پائی۔ بلکہ دو ہزار سال سے بجسم عنصری زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں۔ اور وہی اپنے خاکی جسم کے ساتھ آسمان سے اُتر آئیں گے۔ مہدی کا ظہور نہیں ہوا جب وہ ظاہر ہوں گے تب تمام جہان کے غیر مسلمانوں کے ساتھ تلوار سے جہاد کریں گے۔ اور اسلام منوائیں گے۔ بانی سلسلہ احمدیہ نہ چودھویں صدی کے مجدد ہیں۔ نہ مسیح ہیں۔ نہ مہدی۔ نہ اُمتی نبی۔ ان کے انکار سے کوئی کافر ہو سکتا ہے۔ نہ اسلام سے خارج۔ بلکہ وہی کافر اور اسلام سے خارج ہیں نعوذ باللہ۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کو یہ چیلنج دیا گیا کہ وہ اپنے یہ عقائد مؤکد بعذاب حلف کے ساتھ ایک عام پبلک جلسہ میں بیان کریں۔ تو ہم ان کو اکیس ہزار روپیہ انعام دینے کیلئے تیار ہیں۔ مگر بائیس سال کا عرصہ ہوتا ہے وہ ٹالتے ہی رہتے ہیں۔ اور مرتے دم تک ٹالتے ہی رہیں گے۔ کیونکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ ان کے عقائد سراسر غلط ہیں۔ اسلئے جھوٹا حلف مؤکد بعذاب اُٹھانا ان کے لئے موت ہے اس لئے اکیس ہزار روپیہ انعام ملنے پر بھی وہ جرأت نہیں کرتے۔ اگر ان کے ہمخیال کوئی صاحب انکو اس حلف کے لئے تیار کریں گے تو ہم ان کو دو ہزار روپیہ انعام دیں گے کئی لوگوں نے کوشش کی۔ مگر یہ جان بچاتے ہی رہتے ہیں۔ مگر کب تک؟ آخر ایک دن مرنا ہے۔ خدا کو جواب دینا ہے۔ کچھ تو اس کا خوف کرو۔

صداقت احمدیت کے متعلق ہم نے ایک لاکھ روپے کے انعامات کا ایک رسالہ اردو اور انگریزی زبان میں شائع کیا ہے۔ وہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت ارسال کر دیا جائے گا۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

نیلامی ثمر آم احمدیہ فروٹ فارم قادیان

انشاء اللہ العزیز اس سال احمدیہ فروٹ فارم قادیان کے ثمر آم کی نیلامی مورخہ ۲۰ ۵/۴۵ بروز اتوار بوقت چار بجے شام بمقام احمدیہ فروٹ فارم ہوگی۔ خواہشمند اصحاب موقع پر پہنچ کر بولی یا ٹنڈر میں جو بھی صورت ہوگی شریک ہو کر فائدہ اُٹھائیں۔ خریدار صاحبان اپنے اندازہ کے مطابق جملہ مبلغات ہمراہ لاویں۔ کیونکہ سودا ہو جانے پر ساری کی ساری قیمت فوراً الفقد ادا کرنی ہوگی۔ اور بولی میں شمولیت کے وقت مبلغ یکصد روپیہ پیشگی ہر بولی دہندہ کو داخل کرانا ضروری ہوگا۔ جو بصورت فیصلہ جس کے نام سودا ختم ہو۔ اسکے علاوہ باقی سب کو واپس کر دیا جائے گا۔

تفصیلی شرائط موقع پر سنادی جائینگی۔ جن کی پابندی سب کے لئے ضروری ہوگی۔

خاکسار

محمد صادق مختار عام حضرت صاحب و برادران قادیان ۴۵/۶

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۷ رمئی۔ یورپ میں لڑائی بڑی تیزی سے ختم ہوتی جا رہی ہے۔ ایک طرف تو ہر لمحہ یہ امید کی جا رہی ہے کہ مسٹر چرچل کب لڑائی کے ختم ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف اتحادی فوجیں جرمنی کے ان دستوں پر جو ابھی تک مقابلہ کر رہے ہیں۔ زور کے حملے کر رہے ہیں۔ درحقیقت جرمن دستوں کے پاؤں اکھڑ چکے ہیں۔ اور وہ بڑی تیزی سے بھاگے جا رہے ہیں۔

لنڈن ۷ رمئی۔ خبر آئی ہے۔ کہ نویں امریکن فوج نے دریائے ایلبس کے کنارے بڑھنا شروع کر دیا ہے۔

ماسکو ۷ رمئی۔ روسی فوجوں نے بالٹک میں بورنے گگ کے جزیرہ پر قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۷ رمئی۔ ڈنمارک میں اتحادی فوجیں اتر چکی ہیں۔ جس پر ڈنمارک کے لوگ خوشی منا رہے ہیں۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ اب ڈنمارک سے جرمن جلدی چلے جائینگے۔

لنڈن ۷ رمئی کہا جاتا ہے۔ کہ ناروے کی راجدھانی اوسلو میں جرمنوں نے ہتھیار ڈالنے کی شرطوں پر دستخط کر دیے ہیں۔

واشنگٹن ۷ رمئی۔ خاص جاپان کے جزیرہ کیشو پر امریکن ہوائی جہازوں نے پھر گولہ باری کی۔

سان فرانسسکو ۷ رمئی مسٹر ایڈن وزیر خارجہ برطانیہ اور مسٹر ینوس وزیر خارجہ امریکہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ برطانیہ اور امریکہ نے پولینڈ کے بارہ میں روس سے گفتگو بند کر دی ہے۔ اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ مارچ کے اخیر میں پولینڈ کے ۱۶ سیاستدان ماسکو گئے تھے۔ مگر معلوم نہیں۔ کہ ان کا کیا بنا۔ برطانیہ اور امریکہ نے روس سے بار بار ان کے بارہ میں پوچھا۔ مگر روس کی طرف سے کوئی تسلی بخش جواب نہ دیا گیا۔ آخر کار اب مولوٹاف نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ ان سیاستدانوں کو روس کے خلاف سرگرمی دکھانے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ برطانیہ اور امریکہ میں روس کے اس بیان کی وجہ سے بہت تشویش پیدا ہو گئی ہے۔

لنڈن ۷ رمئی۔ ساحل بالٹک کی جنگ کے بارہ میں یہ خبر آئی ہے کہ روسیوں نے سپینامنڈا اور پینامنڈا پر قبضہ کر لیا ہے۔ پینامنڈا جرمنوں کے خفیہ ہتھیاروں کا مرکز تھا۔

لنڈن ۷ رمئی۔ ناروے کے شاہ ہاکن نے شاہ کرسچن فرمانروائے ڈنمارک کے نام ایک تار ارسال کر کے انہیں مبارک باد دی۔ کہ ان کا ملک جرمنوں کے پنجے سے آزاد ہو گیا۔

لنڈن ۷ رمئی۔ سٹاک ہام کی اطلاعات میں کہا گیا ہے۔ کہ ناروے کے کئی حصوں میں بغاوت پھوٹ پڑی ہے۔

نئی دہلی ۷ رمئی۔ گورنر جنرل نے مسٹر جسٹس جی۔ ڈی کھوسلہ ایڈیشنل جج لاہور ہائی کورٹ کی مدت میں ایک سال کا اور اضافہ کر دیا ہے۔

لنڈن ۷ رمئی۔ جرمنوں نے اعلان کیا ہے کہ امریکن فوج نے لنس پر قبضہ کر لیا ہے۔ جو شمالی آسٹریا کا دارالسلطنت ہے۔ امریکن فوج نے برختگاؤں کے قریب تین چار ہزار امریکن اور برطانوی قیدیوں کو آزاد کرا لیا ہے۔ اور اس علاقہ میں ستر ہزار جرمن گرفتار کر لئے گئے۔

لنڈن ۷ رمئی۔ جن جن مقامات میں ابھی تک جرمن فوجیں موجود ہیں۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ رود بار انگلستان کے دو ایک جزیرے بندرگاہ ڈنگرک۔ ناروے۔ بالٹک کا ایک چھوٹا سا ساحلی علاقہ۔ پولینڈ کا ایک حصہ مشرقی پرشیا کا ایک چھوٹا سا ساحلی علاقہ۔ مغربی لٹویا کا ایک ٹکڑا۔ میگڈے برگ اور برنیڈن برگ کا درمیانی علاقہ۔ سلیشیا اور سکسنی کے بعض حصے۔ چیکوسلواکیہ کا سرحدی علاقہ۔ آسٹریا کے بعض صوبے۔ شمالی یوگوسلاویہ اور بحیرہ ایجین کے بعض جزیرے۔ دیکھنے میں تو یہ فہرست لمبی ہے۔ مگر ان علاقوں میں جرمنوں کی طاقت بکھری ہوئی ہے۔

لنڈن ۷ رمئی۔ دوشنبہ کی رات کو جرمن کمانڈر انچیف فیلڈ مارشل فان بش نے تین دفعہ ریڈیو پر خود اعلان کیا۔ کہ جرمن فوج غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈال چکی ہے شکست نامے پر دستخط ایک چھوٹے سے خیمے میں ہوئے۔ جس میں دو میزیں تھیں۔ ایک میز پر جنرل منٹگمری بیٹھے تھے۔ اور دوسری پر پانچ جرمن عہدیدار۔ فیلڈ مارشل منٹگمری نے مسودہ تیار کر کے اسے جرمن افسروں کے حوالے کیا۔ اور کہا کہ تم میں سے جو بڑا عہدیدار ہو وہ پہلے دستخط کرے۔ اس کے بعد دوسرے عہدیدار عہدے کے لحاظ سے دستخط کرتے جائیں۔ چنانچہ سب سے پہلے بحریہ کے کمانڈر نے اس کے بعد فوجی کمانڈر نے اس کے بعد دوسرے عہدیداروں نے دستخط کر دیئے۔ اور ۵ منٹ میں یہ سارا کھیل ختم ہو گیا۔

لنڈن ۷ رمئی۔ ہٹلر کے جانشین ایڈمیرل ڈونیز نے برسر اقتدار آتے ہی ساری نازی وزارت کو برطرف کر دیا ہے۔ نئی وزارت میں صرف وہی لیے جائینگے۔ جو اتحادیوں کو منظور ہوں۔ ڈونیز نے ہملر کی بیوی اور اس کے بچوں کو بطور یرغمال گرفتار کر لیا ہے۔ اور اسے دھمکی دی ہے۔ کہ اگر اس نے ڈونیز کو نظر انداز کر کے اتحادیوں سے صلح کی بات چیت کی۔ تو وہ اس کے بیوی بچوں کو ہلاک کرا دیگا۔ کیونکہ انہوں نے ڈونیز کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

کانڈی ۷ رمئی۔ سرکاری اعلان سے ظاہر ہے۔ کہ کلکتہ سے چین تک پائپ لائن نکالنے کا جو کام شروع کیا گیا تھا۔ اس کی وجہ سے اب کلکتہ سے چین تک تیل پہنچ رہا ہے۔ یہ لائن کلکتہ سے آسام اور وہاں سے برما اور ہمالیہ کے راستے چین کو جاتی ہے۔

بمبئی ۷ رمئی۔ ڈاکٹر امبیدکر نے اچھوت کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ایک سکیم پیش کی۔ اور دعویٰ کیا۔ کہ وہ پاکستان کی سکیم سے اچھی ہے۔ اس سکیم کا اصل یہ ہے۔ کہ اکثریت رکھنے والی قوم کو نسبتاً اکثریت کے حقوق دیئے جانے چاہئیں۔ مگر قطعی اکثریت کے حقوق کو تسلیم نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ اصل سارے صوبوں میں رائج ہونا چاہیئے۔ گویا اکثریت رکھنے والی قوم کو چالیس فی صدی سے زیادہ حقوق نہیں ملنے چاہئیں۔

لنڈن ۷ رمئی۔ ٹریم ٹرالی بس اور لاری پر کام کرنے والے کوئی دو ہزار ڈرائیوروں نے کام چھوڑ دیا ہے۔ اور سٹرائک کر دی ہے۔ لنڈن کے بہت سے علاقہ میں ٹریفک بالکل بند ہے۔ کئی ہزار لوگ پیدل چل رہے ہیں۔ ہڑتالیوں کا بیان ہے۔ کہ لنڈن میں لیبر ٹرانسپورٹ بورڈ نے موسم گرما کا جو نیا شیڈول تیار کیا ہے۔ وہ ہمارے لئے بارگراں کا حکم رکھتا ہے۔

جوہانسبرگ ۷ رمئی سولہ ہندوستانی مجسٹریٹ کی عدالت میں حاضر ہوئے۔ ان کی گرفتاری ایک واردات قتل کے سلسلہ میں تھی۔ جو ۴-۵ اپریل کو گولی چلنے سے ہوئی۔ ان میں سے دو کو ڈسچارج کر دیا گیا۔ اور چودہ کو تا تکمیل تفتیش پولیس کی حراست میں دے دیا گیا ہے۔

منیلا ۷ رمئی۔ داواؤ کے جنوب میں منٹینا کا ہوائی اڈہ اب اتحادیوں کے قبضہ میں ہے۔ اتحادی فوجیں پوری تیزی کے ساتھ جاپانی قلعہ گیر فوج کو لبی کے ہوائی میدان سے خارج کر رہی ہیں۔

ڈینور کولوراڈو (امریکہ) ۷ رمئی امریکن سینٹ کے جمہوری ممبر رالف بریوسٹر نے اعلان کیا ہے۔ کہ آئندہ لڑائی کا آغاز مشرق وسطیٰ سے ہوگا۔ مال غنیمت تیل کے ان ذخائر کو قرار دیا جائیگا۔ جو دنیا میں سب سے بڑے ہیں۔

واشنگٹن ۷ رمئی۔ آج جزیرہ کیشو پر پھر حملہ کیا گیا۔ اور اس کے ہوائی میدانوں کو نشانہ بنایا گیا۔ مریانہ کے اڈوں سے اڑ کر بیس سے زیادہ ہوائی جہازوں کو ڈبو دیا گیا۔ یا ان کو نقصان پہنچایا گیا۔ جاپانیوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ یہ ہوائی حملے کئی گھنٹے تک جاری رہے۔ جزیرہ بکوشیما پر بھی حملہ کیا گیا۔ اور اٹھارہ جہاز تباہ کئے گئے۔

واشنگٹن ۷ رمئی جزیرہ تاراکان میں تاراکان پہاڑی پر آسٹریلوی فوجوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ یہ جزیرہ بورنیو کے قریب ہے۔

کانڈی ۷ رمئی۔ دریائے ایراوتی اور رنگون کے درمیان جاپانیوں کی فوج گھری ہوئی ہے۔ جسے ہمارے دستے تنگ کر رہے ہیں۔ خان مان میں حملہ کیا گیا۔ اور یونڈے کو دشمن سے آزاد کرا لیا۔ یہ بہت اہم جگہ ہے۔ یہاں چار سڑکیں آ کر ملتی ہیں۔

لنڈن ۷ رمئی امریکن اور روسی فوجیں چیکوسلواکیہ میں برابر بڑھتی جا رہی ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ پراگ میں محب وطن فوجوں کا قبضہ ہے۔ باہر جرمنوں نے گھیرا ڈال رکھا ہے۔ روسی فوجوں نے جرمنوں کو گھیرے میں لے لیا ہے۔